رسائل و مسائل

اپنے لیے حجِ بدل

مولانا عبد المالک صاحب

سوال: ایک آدمی کی پرورش اپنے نانا نے کی اور انہوں نے اپنی زندگی میں حج نہیں کیا، استطاعت نہ تھی۔ اب ان کے نواسے صاحبِ استطاعت ہیں، لیکن نانا جان اب بالکل معذور ہیں، وہ ان کی طرف سے کسی دوسرے آدمی کو حج پر بھیجنا چاہتے ہیں۔ اس صورت میں:

۱۔ حج کس کی طرف سے ہوگا۔ نفل ہوگا یا فرض

۲۔ وہ آدمی نیت کیا کرے؟

۳۔ جس آدمی نے حج کرانے کا وعدہ کیا ہے۔ کیا اس پر بھی حج کرنا فرض ہے؟

۴۔ کسی کے فوت ہونے کے بعد بھی جو حج ہو اس کی کیا نیت ہو؟

جواب: سوالات کا جوابات درج ذیل ہیں:

۱۔ اگر ایک شخص اتنی مالی حیثیت رکھتا ہے کہ اس پر حج فرض ہو، لیکن خود سفر کے قابل نہیں رہا تو وہ کسی بھی شخص کو چاہے اس کا نواسہ ہی کیوں نہ ہو، اپنی طرف سے حج پر بھیج سکتا ہے۔ حج پر جانے والا یہ ارادہ کرے کہ وہ اس شخص کی طرف سے حج کر رہا ہے، جو اُسے حج پر بھیج رہا ہے۔ اس شخص کے جملہ اخراجات بھیجنے والے کو برداشت کرنا ہوں گے اور حج بھی بھیجنے والے کی طرف سے شمار ہوگا۔

۲۔ اگر کسی شخص نے کسی سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اُسے حج پر بھیجے گا تو اسے اخلاقاً اپنا وعدہ پورا کرنا چاہیئے لیکن اگر اس نے خود حج نہیں کیا اور اس پر حج فرض ہے اور وہ حج پر جا بھی سکتا ہے، معذور نہیں ہے تو ایسے شخص کا کسی دوسرے کو حج پر بھیجنا، بھیجنے والے کے حج کا بدل نہیں ہوگا۔ البتہ رقم خرچ کرنے کا ثواب اسے ضرور مل جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

۴۔ کسی کے فوت ہونے کے بعد اس کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے۔ اس حج کا ثواب فوت ہونے والے کو ملے گا۔ اور اگر اس نے حجِ بدل کی وصیت کی تھی تو اس کی طرف سے حج بدل بھی ہو جائے گا۔